# طنزیات ابن انشاء

## مقابلہ مضمون نگاری

از

فنون دانش
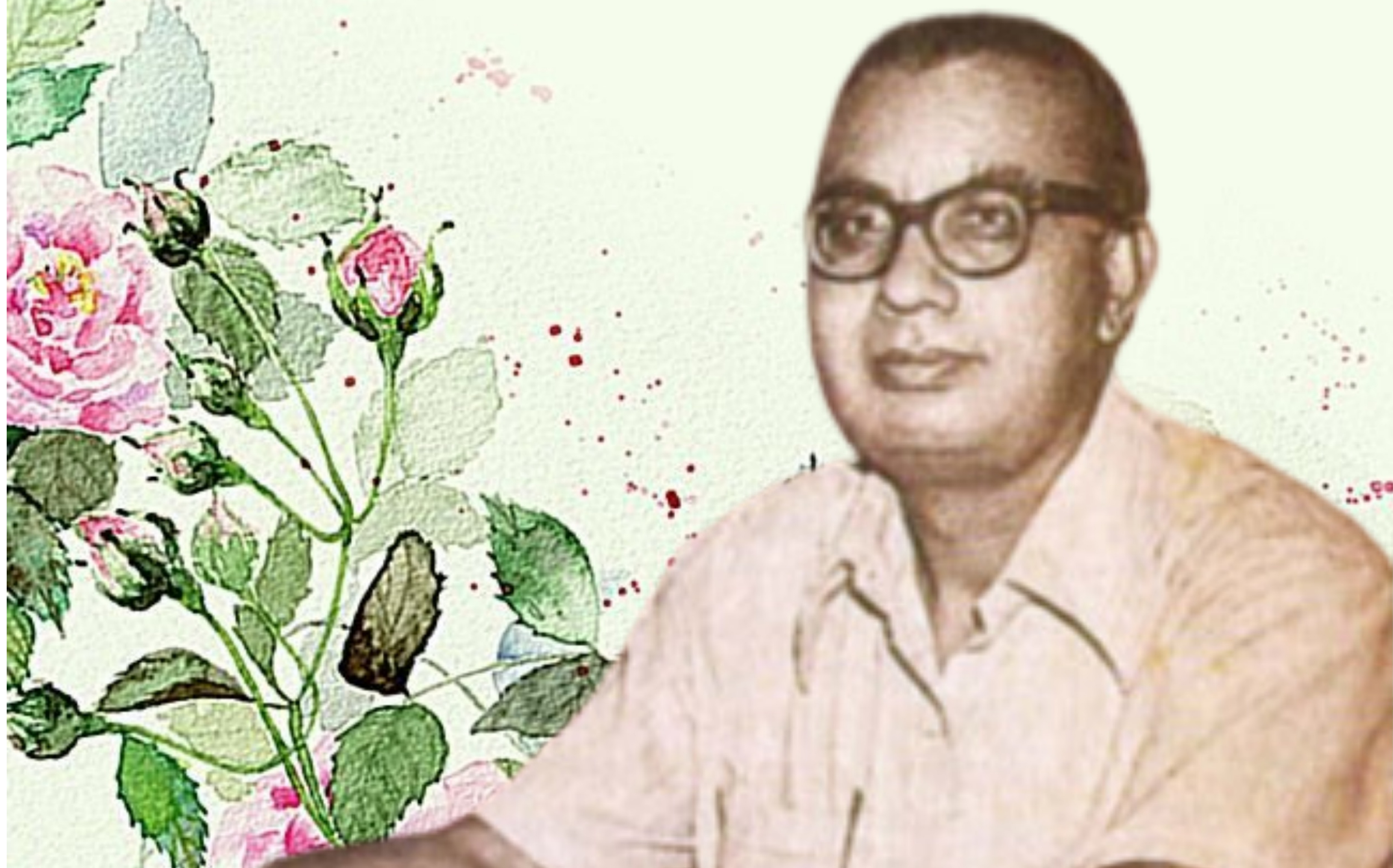
ایکٹویٹی: اردو ادب

ٹاسک: ابن انشاء کی مزاح نگاری پر مضمون

گروپ: فنون دانش

چیف ایڈمن : مس سمارٹ صاحبہ

معاون ایڈمنز: مس زریش صاحبہ, مس صوبیہ صاحبہ، سر اطلس علی صاحب

ٹیم : صنفِ آہن

ٹیم لیڈر : تاشہ پسونہ

ٹیم ممبرز : رتبہ ایمان ، ہانیہ فراہین ، حنا

ٹیم سلوگن :

"ہم حوروں سا حسن اور فولاد سی طاقت رکھتی ہیں"

طنز و مزاح

ابن انشاء کے" طنز و مزاح" پر گفتگو کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم " طنز و مزاح" کو سمجھ لیں ہمیں معلوم ہو ہم اصل میں بات کر کیا رہے ہیں.

لغت میں طنز کے معنی " طعنہ " کے ہیں۔ ادبی اصطلاح میں اس لفظ کے لیے ہجو یا تنقیص اور عام بول چال میں تمسخر اور لعن طعن وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے ، مگر ان تمام اصطلاحوں میں طنز ہی ایک ایسا لفظ ہے جو انگریزی زبان کے SATIRE کی صحیح عکاسی کرتا ہے۔اس کے لیے اردو ادب میں یہی اصطلاح رائج ہے۔ اپنے مقصد کے اعتبار سے سچا اور اچھا طنز اصلاح کی غرض سے کیا جاتا ہے ، اس سے کسی کو تکلیف پہنچانا مقصود نہیں ہوتا۔
مزاح، خوش طبعی کو کہتے ہیں۔ لغت میں اس کے یہی معنی درج ہیں۔
انگریزی میں اس لفظ کو HUMOUR کہا جاتا ہے۔ طنز کی طرح مزاح کی بھی کئی قسمیں ہیں۔بہترین مزاح وہ ہے جس میں لطافت اور شائستگی ہو ، پھکڑ پن نہ ہو۔ اُردو ادب میں طنز و مزاح کو عموماً اظہار کا ایک ہی اسلوب سمجھا جاتا ہے۔ حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔ دونوں کی الگ الگ پہچان ہے جب کہ اوپر کی گفتگو سے واضح ہو چکا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اردو کے بیشتر لکھنے والوں نے طنز و مزاح کو ایک ہی دھاگے میں پرو کر پیش کیا ہے اس لیے دونوں کو ایک ہی سمجھا جانے لگا ہے۔ اردو ادب میں طنز و مزاح کی روایت بہت پرانی ہے۔ سترہویں صدی کے آخری دور میں جب دلی کے شاعر اردو زبان کو شعر و شاعری کے لائق نہیں سمجھتے تھے اور فارسی میں اردو کے پیوند لگا کر تفنن طبع کے لیے کچھ کہہ لیا کرتے تھے ، طنز و مزاح کی ابتدا ہوئی۔ اس زمانے میں جعفر زٹلی نام کے ایک شاعر گزرے ہیں جنھیں اردو طنز و مزاح کا پہلا با قاعدہ شاعر مانا جاتا ہے

آبن انشاء کا تعارف

جب بھی ہمارے کانوں میں " انشاء جی اٹھو اب کوچ کرو" مصرعہ پڑتا ہے تو ہم فوراً سمجھ جاتے ہیں کہ یہ کس کا کلام ہے ۔ یا پھر جب " استاد غلام علی خان" کا نام آئے گا ان کا " کل چودھویں کی رات تھی ، شب بھر رہا چرچا تیرا" ضرور یاد کیا جائے گا جس کے تخلیق کار بھی ابن انشاء ہی تھے ۔
اصلی نام شیر محمد خان تھا اور تخلص انشاء آپ 15 جون 19؁27 کو جالندھر کے ایک نواحی گاؤں میں پیدا ہوئے۔

19؁46 میں جامعہ پنجاب سے بی اے اور 19؁53 میں کراچی یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔
19؁62 میں نیشنل بک کونسل کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ ٹوکیو بک ڈولپمنٹ پروگرام کے وائس چیئرمین اور ایشین کو پبلی کیشن پروگرام ٹوکیو کی مرکزی مجلس ادارت کے رکن تھے۔

آپ کا انتقال 11 جنوری 19ء78 کو لندن میں ہوا۔ کراچی میں تدفین ہوئی۔ 19ء78 میں ہی صدارتی تمغہ حسن کارکردگی ملا. آپ کے مداح آج بھی آپ کو یاد کرتے ہیں

ابن انشاء کا طنز و مزاح

انشاء جی کا شمار اُردو ادب کے اُن مایہ ناز قلم کاروں میں ہوتا ہے جنھوں نے نظم و نثر دونوں میدانوں میں اپنے کمال فن کے جھنڈے گاڑے ہیں۔ ان کی ہمہ گیر اور ہمہ جہت شخصیت میں ایک شاعر بھی موجود ہے، ایک کالم نویس بھی، بچوں کا ادیب بھی اپنی موجودگی کا احساس دلاتا ہے، سفر نامہ نگار اور مترجم بھی پائے جاتے ہیں۔ غرض یہ کہ وہ ہر صنف ادب میں ایک الگ دبستان ہیں اور اپنے اسلوب کے موجد بھی ہیں اور خاتم بھی ۔

پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بی۔ اے کیا اور کراچی یونیورسٹی سے ایم ۔ اے اور کراچی میں قیام کے دوران ابن انشاء کو مولوی عبد الحق جیسے محقق سے فیض اٹھانے کا موقع ملا۔ سرکاری ملازمت کے دوران انہیں دنیا

دیکھنے کا موقع ملا نتیجہ کے طور پر انہوں نے خوبصورت سفر نامے لکھے۔ نشینل سنٹر کے ڈائریکٹر رہے۔ روزنامہ "امروز "کراچی میں "خانہ بدوش" کے قلم سے قلمکاری کی۔ روزنامہ " جنگ " کے لیے "حروف و حکایت " کے عنوان سے کالم لکھے۔ ابن انشاء کی طنزیہ و مزاحیہ تصنیف "اردو کی آخری کتاب " کو ظریفانہ ادب میں خصوصی مقام حاصل ہے۔

ابن انشا نے اپنے سفر ناموں میں عام قاری کی دلچسپی کے لئے معلوماتی مواد فراہم کرنے تاریخی واقعات بیان کرنے اور شخصیات کی سوانح نگاری کا فریضہ ادا کرنے کی کاوش بھی کی ہے۔
انہوں نے سفر نامے کو بیانیہ اسلوب میں بھی پیش کیا ، کہیں قاری کو خطاب کرنے کی سعی کینے سفر نامے میں طنز لطیف اس طرح شامل کیا ہے کہ بات میں عمق اور اثر آفرینی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ دوسرے ممالک کے معاشروں میں خیر اور نیکی کی قدروں کی جستجو زیادہ کرتے ۔ ان کے ہاں لفظوں محاوروں اور ضرب الامثال کی ہیئت تبدیل کرنے اور مزاجی کیفیت پیدا کرنے کا رجحان بھی نمایاں ہے۔ اپنی اس صلاحیت سے انہوں نے سفر ناموں میں جابہ جافائدہ اٹھایا ہے۔ سفر نامے میں ابن انشا نے طنز و مزاح کے جو حربے کامیابی سے استعمال کئے ہیں ان کی چند مثالیں ذیل ہیں :

" اونٹ کو سوئی کے ناکے میں سے گزارنا آسان:
پرانی کتابوں میں آیا ہے کہ اونٹ کو سوئی کے ناکے
میں سے گزارنا آسان ہے بہ نسبت اس لیے کہ ٔ کنجوس

آدمی جنت میں نہ جائے۔ اس آخر الذکر کی بات کی ہم نے کبھی کوشش نہیں کی، حالانکہ یہ لوگ کسی صورت جنت میں چلے جاتے تو وہاں جہاں لوگوں کے گمان کے مطابق ہمارا قیام ہو گا، قدرے امن رہتا۔ اب رہا اونٹ کو سوئی کے ناکے میں سے گزارنا جسے آسان بتایا جاتا ہے۔ ہمیں اعتراف ہے کہ ابھی تک ہمیں اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ سچ یہ ہے کہ ابھی تک ایسا اونٹ ہمیں کوئی نہیں ملا جو اس بات پر آمادہ ہو۔ جب کہ ایسے کنجوس بے شمار مل جائے گے جو جنت میں جانے کے لیے تیار بلکہ بے تاب ہوں گے۔ ہماری ناکامی کا مطلب یہ نہیں کہ ہم مایوس ہو گئے۔ ایک طرف ہم اپنے مطلب کے اونٹ کی تلاش میں ہیں۔ دوسری طرف ایسی سوئی کی جستجو جاری ہے جس کا ناکا اتنا بڑا ہو جس میں سے یہ حیوان شریف ہنستا کھیلتا گزر سکے ۔ ہمارے قارئین میں سے کسی صاحب یا صاحبہ کے پاس ایسی سوئی ہو تو عاریتاً دے کر ممنون فرمائیں۔
تجربے کے بعد واپس کر دی جائے گی "

ابن انشا کی منفرد خوبی ملکی اور غیر ملکی عادات کے درمیان موازنہ رواں تبصرہ اور قول محال کی بوالعجبی ہے۔ ان کے اسی انداز نے سفر نامے کو پامال روایت سے الگ کر کے شگفتگی کی ڈگر پر ڈال دیا ہے۔ مثال کے طور پر چلتے ہو تو چین کو چلیے، سے زیرِ نظر اقتباس ملاحظہ کیجئے جو سبک طنز میں لپٹا ہوا ہے۔

" پانی ابال کر پیتے ہیں، موبل آئل وہاں گاڑیوں میں ڈالا جاتا ہے۔ اصلی یا بناسپتی گھی کہہ کر فروخت نہیں کیا جاتا۔ بھٹے کی اینٹیں بھی مکان بنانے کے کام آتی ہیں۔ ہلدی اور مرچ میں ملا کر ان سے تعمیر معدہ کا کام نہیں لیا جاتا۔ وہاں دودھ بھی گائیوں اور بھینسوں کا ہوتا ہے۔۔
تالابوں یا کمیٹی کے نلکوں سے حاصل نہیں کیا جاتا۔۔
وہاں آزادی کی سخت کمی ہے ہمارے ایک
ساتھی جو اپنے ساتھ پاندان لے کر گئے تھے
بار بار فرماتے تھے کہ یہ کیسا ملک ہے،
جہاں سڑک پر بھی تھوک نہیں سکتے۔
ایک صاحب شاکی تھے کہ یہاں خریداری کا لطف نہیں، دکاندار بھاؤ تاؤ نہیں کرتے۔ ہوٹل کے بیروں کو بخششیں لینے اور مسافروں کو بخششیں دینے کی آزادی نہیں۔ بسوں اور کاروں کے اختیارات بھی محدود ہیں۔ آپ اپنی بس کو فٹ پاتھ پر نہیں چڑھا سکتے نہ کسی مسافر کے اوپر سے گزار سکتے ہیں"

" ریل میں ہر نشست کے ساتھ چائے کے گلاس رکھنے کی جگہ ہے۔ کام کرتے جایئے اور ایک ایک گھونٹ کے چسکے لگاتے رہیئے۔ تھوڑی دیر میں کوئی آئے گا اور اس میں مزید گرم پانی ڈال جائے گا۔ معلوم ہوا کہ
مزید گرم پانی ڈال جائے گا۔ معلوم ہوا کہ اس سے معدے کا نظام درست دیتا ہے۔ جراثیم کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔ کم خرچ بلکہ بے خرچ بالا نشین۔ ہم نے بھی کچھ دن پانی پیا پھر چھوڑ دیا۔ کس برتے پر پیتا پانی"

" میزبانوں نے اپنا تعارف کرایا۔ یہ رسمی کار روائی تھی۔ سنتے گئے اور ہوں ہاں کرتے گئے۔ اگلی صبح تک سب ایک دوسرے کے نام بھول چکے تھے۔ مہمانوں کا تعارف کرانا ہمارے ذمہ رہا۔ کیونکہ وفد کے لیڈر اراکین کے ناموں اور کاموں سے ابھی پوری طرح واقف نہیں تھے۔
ایک آدھ جگہ البتہ شمع ان کے سامنے پہنچی تو انہوں نے ہمیں پاکستان کا ممتاز اور مشہور ناول نویس قرار دیا اور چونکہ تردید کرنا خلاف ادب تھا۔ لہٰذا ایک مہمان کے اشتیاق آمیز استفسار کے جواب میں
کے اشتیاق آمیز استفسار کے جواب میں ہمیں اپنے ناولوں آگ کا دریا، خدا کی بستی آنگن وغیرہ کی تعداد بتانی پڑی۔ وہ ان تصانیف کے نام بھی نوٹ کرنا چاہتے تھے لیکن ہم نے از راہ انکسار کہا کہ اس کی ضرورت نہیں"

مجموعی جائزہ:۔

ابن انشاء نے عظمت خیال اور حساس تخیل کے ذریعے طنز و مزاح کو نیا انداز دیا ہے اور زندگی کے ہر پہلو سے انصاف کرنے کے پوری پوری کوشش کی ہے۔ ہماری نثری ادب میں عمدہ مزاح نگاروں کو انگلیوں پر گنا جا سکتا ہے اور ابن انشاء جیسی چلبلی نثر تو بالکل نایاب ہے ان کی شاندار پیروڈی "اردو کی آخری کتاب " میں ہماری ساری خود فریبیاں، قول و فعل میں تضاد ، معاشرتی بے حسی، نمود و نمائش کی خواہش غرض زندگی کے ہر شعبے کی ناہمواریاں موجود ہیں لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایسا خوش دل بننے ہنسانے والا شخص خود رنجیدہ نہیں ہے ان کا دل ان معاشرتی ناہمواریوں پر کڑھتا ہے اور انکی روح الم زدہ ہے یہ الگ بات ہے کہ انھوں نے زندگی کو الگ زاویہ نظر سے دیکھا۔ پرکھا اور بیان کیا۔ ارد گرد بکھری ہوئی ناہمواریوں کا گہرا سنجیدہ و شعور ابن انشاء کی تحریروں کا امتیازی وصف ہے۔ وہ ہر جگہ ایک ایسے خالق نظر آتے ہیں جو تخلیق کے کرب سہتا ہے۔
ابن انشا کے طنز میں فطری نفاست ہے اور اس کا مزاج غیر جذباتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے جملوں کے بین السطور معانی زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ اس بالواسطہ انداز نے ان کے سفر ناموں

میں مسکراہٹ عطا کی ہے اور انہوں نے معاشرتی ناہمواریوں کو طشت از بام کرنے کے لے سفر نامے سے قابل قدر کام لیا ہے۔ ان کے عملی مزاح کی صورت یہ ہے کہ انہوں نے سفر نامے کو کالم میں شامل کر کے صحافت کی ضرورت بنا دیا۔

# ختم شد